شبیر کے سینے پر جب شمر چڑھا ہو گا
خاتون قیامت کا دل کانپ گیا ہو گا

لرزش نہ ہوئی ہو گی کیا عرش الٰہی میں
جب وارث پیغمبر گھوڑے سے گرا ہو گا

غم کی دل زینب سے اک موج اٹھی ہو گی
شہ کی رگ گردن سے جب خون بہا ہو گا

بابا کی جدائی کا جب داغ ملا ہو گا
ننھی سی سکینہ کا دل ٹوٹ گیا ہو گا

سنتے ہیں کہ دنیا نے ہلتے ہوئے لب دیکھے
نیزے پہ بھی سرور نے قرآن پڑھا ہو گا

شبیر کے خیموں کو جب آگ لگی ہو گی
جلتے ہوئے خیموں سے کیا شور اٹھا ہو گا

شبیر ہی آئیں گے خاورؔ کی شفاعت کو
منزل پہ ہر اک ساتھی جب چھوٹ گیا ہو گا